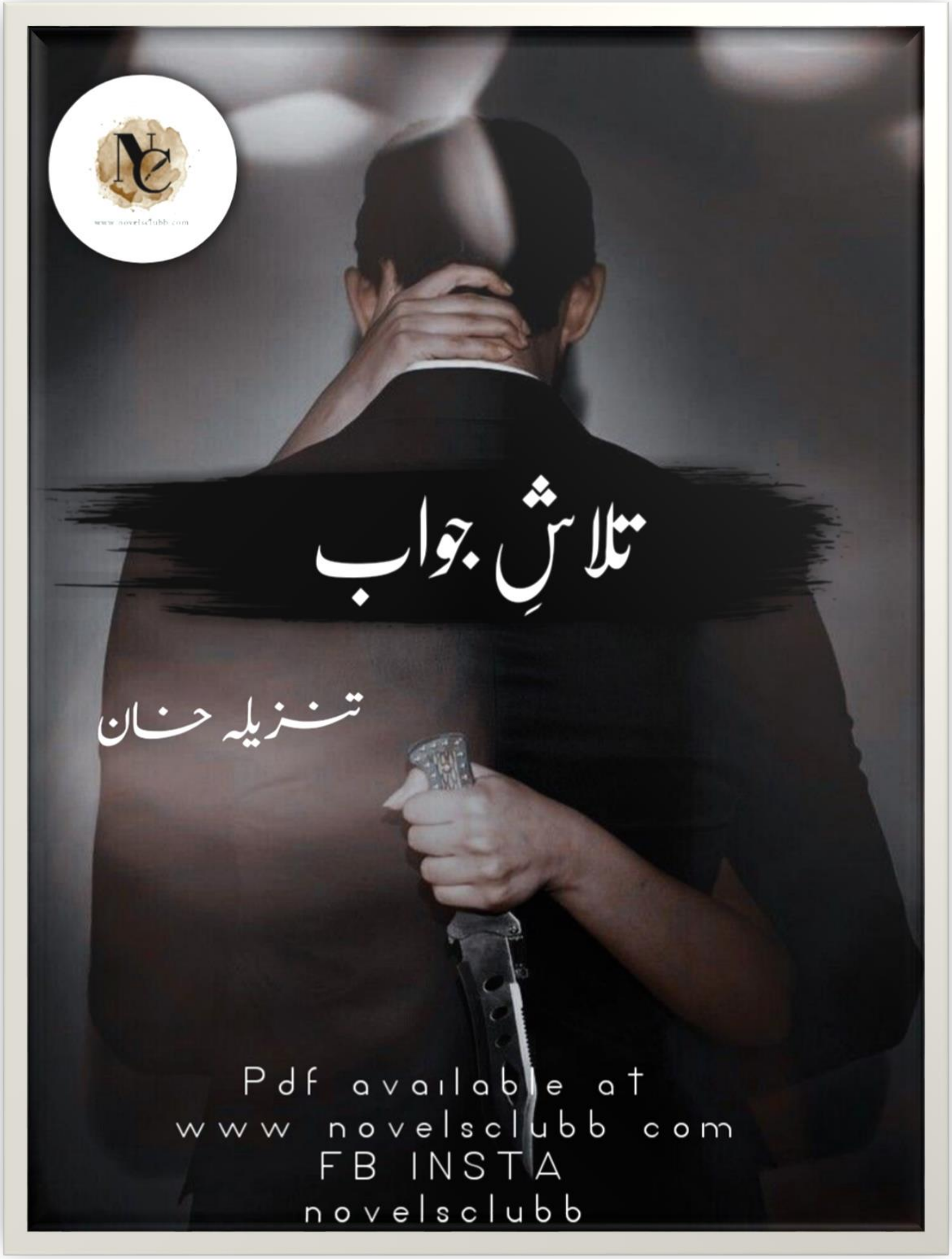
تلاشِ جواب
تنزیلہ خان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تلاشِ جواب

از

تنزیلہ خان

www.novelsclubb.com

(باب چہارم)

"وار"

قاتل تاک میں

بیٹھا ہے

ایک ادھورے کام

کو پورا کرنے کے

سالوں پہلے جو

نا ہو سکا

اس کھیل کو پھر

سمجھ رہا ہے وہ

کہ ہو جائے گا کامیاب

www.novelsclubb.com

ماضی کے پنوں میں

چھپی ہے راز

کی ایک داستان

کیا نشانہ پر لگ

جائے گا اس کا وار

یا خالی جاتا رہے گا

ہمیشہ کی طرح اس

کا ہر ایک وار

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آسمان نیلے رنگ کی چادر سے سجا شام کے پہر میں ڈھل چکا تھا۔ آسمان پر موجود تارے ابھی واضح نہیں ہوئے تھے۔ ایسے میں اپنے کمرے کی کھڑکی پر موجود ایک شخص آسمان کو ہلکے نیلے رنگ سے رات کی سیاہی میں پھیل جاتا دیکھنے کا منتظر تھا۔

اسے اپنا آپ بہت اکیلا سا محسوس ہوتا تھا۔ اسے اکثر اب آسمان پر موجود سیاہی پسند آنے لگی تھی۔ کیونکہ اس کی اپنی زندگی بھی سیاہ اور تاریکیوں سے کم نہیں تھی۔

جب تک آسمان رات کی سیاہی میں مکمل طور پر نہیں ڈھل گیا وہ تب تک اسی کھڑکی میں کھڑے ہو کر آسمان کو دیکھتا رہا۔

کافی دیر ایسے ہی کھڑکی میں کھڑا رہنے کے بعد وہ سیاہ آسمان پر ایک نگاہ ڈالتا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے کمرے میں موجود ایک الماری کی جانب بڑھا۔ الماری کا ایک طرف کا دروازہ کھول کر اس شخص نے ہاتھ بڑھا کر ایک ڈبیہ نما سی اس کے اندر سے نکالی۔ اور اسے لے کر چلتا ہوا کمرے میں موجود بیڈ کی طرف آیا اور اس کی پائنتی کی طرف بیٹھتے ہوئے وہ ہلکے ہاتھ سے اس ڈبیہ کو کھولنے لگا۔ ڈبیہ کے اندر

www.novelsclubb.com

موجود اس چیز کو دیکھتے ہوئے اس شخص کی آنکھوں میں خون سا اترنے لگا تھا۔اور پھر وہ اس چیز کو دیکھتے ہوئے زیر لب دھیرے سے بڑبڑایا۔

اس کی وہ بڑبڑاہٹ اس کمرے کی خاموشی نے بھی سنی تھی۔اس کی زبان سے ادا ہوئے لفظ کو آسمان سے جھانکتے چاند نے بھی بہت غور سے سنا تھا۔اس کے اس خشک الفاظ کو اس کمرے کی در و دیوار نے بھی اپنے کانوں میں حفظ کیا۔اور اس شخص کے خاموش ہوتے ہی یہ سب آپس میں مل کر الجھتے ہوئے خاموشی سے بڑبڑائے تھے۔

"ثبوت۔"

www.novelsclubb.com

****

قصر اسماعیل میں اس وقت گہری خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔نیچے کی منزل سے ہوتے ہوئے اوپری منزل کی جانب نگاہ ڈالی جائے تو وہاں بھی وہی خاموشی راج کرتی دکھائی دے گی جو خاموشی اس وقت پورے قصر پر اپنا قبضہ جمائے رکھے ہوئے تھی۔ملازموں کی ریل پیل بھی اس وقت خاصہ کم نظر آرہی تھی۔

اوپری منزل پر بنے اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی وہ آسمان پر براجمان سورج کو مکمل طور پر ڈوبتے اور چاند کو نکلتے ہوئے دیکھنے میں مگن تھی۔کمر سے اوپر کو آتے سیاہ بال ہوا کی وجہ سے یہاں سے وہاں لہرا رہے تھے۔جس کو وہ اپنے ہاتھ کی مدد سے بار بار سمیٹ کر پیچھے کی طرف ناقدری سے دھکیل دیتی۔

نگاہیں مستقل طور پر آسمان پر مرکوز تھیں۔نجانے وہ وہاں کیا تلاش کر رہی تھی۔یا شاید کچھ سوچ رہی تھی۔شاید وہی سوچ جو اسے ہمیشہ ہی پریشان کرتی تھی۔ابھی وہ یوں ہی خیالوں میں ڈوبی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔اور اس نے پلٹ کر دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی جس پر دستک دینی والی باہر کھڑی

www.novelsclubb.com

راضیہ ملازمہ دروازہ کھول کر اندر آئی۔اور چند قدم بعد ہی رک کر اسے دیکھنے لگی۔ میرال نے سرتا پیر اسکا جائزہ لیا۔جس نے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھامی ہوئی تھی۔جس کو دیکھ میرال سمجھ گئی کے وہ وہاں کیوں آئی ہے۔ تبھی اسے دیکھ کر بولی۔

"کتنی دفعہ کہوں اور کہ نہیں کھانا مجھے کھانا پھر کیوں بار بار آرہی ہو؟" وہ اسے دیکھ کر قدرے غصے سے بولی۔کیوں کہ وہ اس سے پہلے بھی دو بار آچکی تھی کھانے کا پوچھنے۔اور میرال اسے دونوں بار منع کر چکی تھی۔پر اب تو وہ کھانے کی ٹرے ہی ساتھ لے آئی تھی۔

"پر بی بی جی صاحب کا بار بار فون آرہا ہے۔اور وہ مجھ سے بار بار آپکی خیریت اور کھانے پینے کا پوچھ رہے ہیں۔" رضیہ نے دھیرے سے اپنا مدعا بیان کیا۔

"تو کہہ دینا تھا نا کہ ہاں کھا لیا۔" وہ پھر سے چاند کو دیکھتے ہوئے قدرے آرام سے بولی۔

"نہیں میرال بی بی! میں جھوٹ نہیں بولتی۔ پھر ویسے بھی آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا بس ایک گلاس جوس کا لیا ہے۔اور اب تو شام ہو گئی ہے۔ میں ایسے کیسے بول دیتی بڑے صاحب سے جھوٹ۔" راضیہ نظریں جھکا کر بولنے لگی۔اس کی بات پر میرال نے آسمان سے نگاہیں چراتے ہوئے اسے ایک نظر گھور کر دیکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے واپس آسمان پر نگاہیں مرکوز کرتے ہوئے بولنے لگی۔

"ٹھیک ہے وہاں رکھ دو یہ ٹرے۔" اس نے کمرے کے وسعت میں رکھی ایک چھوٹی سی ٹیبل کی جانب اشارہ کیا۔اس کے کہنے پر نوکرانی راضیہ نے وہ ٹرے اس

ٹیبل پر رکھی اور ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کہ میرال جو کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی اس کی آواز پر اس کے قدم تھمے اور وہ پلٹ کر اس کی بات سننے لگی۔

"اور سنو اب فون آئے بابا کا تو انھیں کہنا کھا لیا ہے کھانا۔ اور ہاں! یہ کچھ پینٹنگز ہیں انھیں ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی میں رکھوا دو۔ مجھے کچھ دیر بعد ایک آرٹ گیلری سینٹر جانا ہے۔" وہ اپنی بات کہتی ہوئی اس کھڑکی سے ہٹ چکی تھی اور اب اس کے قدم اس چھوٹی سی ٹیبل کی جانب تھے۔ جبکہ راضیہ اس کی بات سن کر ہامی بھرتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

****

گاڑی اسلام آباد کی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔ گاڑی میں بیٹھے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود اس کی نظر مستقل طور پر سامنے سڑکوں پر بھاگتے دوڑتے ٹریفک کی جانب تھی۔ جبکہ دونوں ہاتھ اسٹیرنگ کے گرد تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ڈرائیونگ کرنے میں اس قدر مگن تھا کہ آس پاس سے ہی غافل تھا۔ سیاہ کرتا شلوار پہنے اس پر سیاہ رنگ کا کوٹ پہنے ہوئے پیروں میں پیشاوری چپل پہنے بھورے بالوں کو ایسے ہی سیٹ کیا ہوا تھا۔ جو بار بار اس کی پیشانی پر گرتے تھے جس کو وہ اپنے ہاتھ کی مدد سے بار بار ٹھیک کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اس کے برعکس اس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھی عنایہ بے چینی سے بار بار اپنا پہلو بدل رہی تھی۔ کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ آریان کو آج اپنے ساتھ لائے گی تو ان کے درمیان کوئی بات چیت ہو گی۔ پر نہیں وہ لوگ جب سے نکلے تھے۔ تب سے

ان کے درمیان زیادہ بات چیت نہیں ہوئی تھی اور جتنی ہوئی تھی وہ بھی بس عنایہ کے ہی شروع کرنے پر ہوئی تھی۔ جبکہ وہ تو بس اس کی باتوں پر یا تو سر ہلا دیتا یا بس ہوں ہاں میں جواب دے دیتا۔اس کی علاوہ اس نے ایک بات بھی خود سے نہیں کی تھی۔اس کی مصروفیات تک کا نہیں پوچھا تھا۔اور خاموشی سے بس ڈرائیونگ کرنے میں مگن تھا۔آخر اس خاموشی سے تنگ آکر وہ اسے پھر سے مخاطب کر بیٹھی۔

"آریان تمھارے فیوچر پلینز کیا ہیں آگے کے؟"عنایہ نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔اس کی آنکھیں آریان کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔جبکہ کے اس کے برعکس وہ سامنے دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

”میں فیوچر پلیننگ نہیں کرتا عنایہ! مجھے جو کام جب کرنا ہوتا ہے کر گزرتا ہوں۔“ وہ اسے دیکھے بغیر بولا۔ آنکھیں ہنوز سامنے دوڑتی سڑک پر مذکور تھیں۔

”وہ سب تو ٹھیک ہے پر بندہ کسی چیز کو لے کر۔ تھوڑا تو سوچتا ہی ہے۔“ عنایہ اپنی بات پر قائم رہے بولی۔ آنکھیں ابھی بھی اس شخص پر تھیں جو بالکل غیر ارادی طور پر بھی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

اس کی بات پر آریان نے بس ایک خاموش نگاہ سے اسے دیکھا جیسے اس خاموش نگاہ میں وہ اپنی بات بتا رہا ہو۔ اور شاید وہ اپنی بات بتا بھی چکا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اپنی بات پر ابھی بھی قائم ہے۔ اس کی اس خاموشی پر عنایہ کی نظروں کے ساتھ ساتھ زبان پر جو سوال تھا وہ اب خود ہی خاموش ہو گیا تھا۔ شاید اسے بھی اس خاموش نگاہ کا جواب پتا تھا تبھی پھر سے وہ یہ سوال دوبارہ سے دہرا نہیں پائی تھی۔ اور گاڑی سے باہر دوڑتے منظر کو دیکھنے لگی۔ شاید اس کی خاموشی کا بھی ایک الگ

www.novelsclubb.com

خاصہ تھا وہ خاموش ہو کر بھی سامنے والے کو لاجواب کر سکتا تھا۔ جبکہ دوسری جانب وہ گاڑی کو اپنی منزل کی جانب لے جانے میں مگن دیکھائی دے رہا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

قصر اسماعیل میں موجود ایک ملازم اوپری منزل پر بنے میرال کے کمرے سے اس کی چند پینٹنگز کو نکال کر نیچے کی منزل سے ہوتے ہوئے کار پورچ میں کھڑی اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاڑی میں رکھنے کا کام سرانجام دے رہا تھا۔اور وہ لاؤنج میں کھڑی ملازم کی اس کروائی کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔اس کے ساتھ اس جگہ دو آنکھیں بھی یہاں ہونے والی کارروائی کو بہت غور سے دیکھ رہی تھیں۔ابھی اسے انتظار کرتے چند ہی دیر گزری تھی۔کہ وہ جو ملازم یہ کام کر رہا تھا۔وہ اپنے کام کو ختم کر کے اندر لاؤنج میں آکر اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

”بی بی جی میں نے اوپر سے جو جو پینٹنگز آپ نے اتار کر گاڑی میں رکھنے کو کہا تھا وہ ساری رکھ دیں ہیں۔“وہ ملازم سر جھکاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

”اچھا ٹھیک ہے۔ڈرائیور سے کہو گاڑی اسٹارٹ کرے میں آرہی ہوں باہر۔“اس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی بات پر ملازم سر ہلاتا ہوا لاؤنج سے نکلتا باہر چلا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیا۔ جبکہ وہ لاؤنج میں رکھے ایک سنگل صوفے سے اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی باہر نکلتی چلی گئی۔ اب اس کے قدم باہر گارڈن سے گزرتے ہوئے کار پوچ کی جانب تھے۔

جبکہ اندر لاؤنج کی ایک دیوار سے کوئی وجود دھیرے سے باہر نکلتا ہوا اسٹور کی طرف بڑھا تھا۔ کار پوچ میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے وہ تیزی سے اس میں بیٹھ چکی تھی۔ اور اب گاڑی قصر اسماعیل سے باہر نکلتے ہوئے اس سے دور ہونے لگی تھی۔ دوسری طرف وہ وجود جو اسٹور روم کی جانب بڑھا تھا۔ اندر قدم رکھتا ہوا دروازے کو بند کر کے اپنے ڈوپٹے میں چھپائے ہوئے فون کو نکال کر تیزی سے کسی کو فون ملانے لگا۔ ابھی وہ جو کسی کو فون ملا کر بے صبری سے اسپیکر پر موجود دوسرے شخص کے کال اٹھائے جانے کا منتظر تھا۔ سامنے والے شخص کے فون اٹھانے پر بول پڑی۔ ہاں وہ آواز جو اس کمرے میں گونجی تھی وہ ایک عورت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

''صاحب میرال بی بی آج پھر گھر سے باہر جا رہی ہیں۔اور ان کے ساتھ کوئی گارڈز وغیرہ نہیں گئے آج۔'' وہ عورت دھیمی آواز میں گویا ہوئی۔ جیسے اسے کوئی خطرہ تھا کہ اس کی آواز کسی کے کانوں میں نا پڑ جائے۔ شاید کسی قسم کا خوف۔

''ٹھیک ہے۔اسی طرح نظر رکھو اس پر اور اس کے آنے جانے پر بھی۔اس کے ہر آنے جانے کا حساب مجھے چاہیے۔ کہ وہ کہاں جا رہی ہے اور کب تک واپس آتی ہے سب کچھ سب کچھ مجھے جاننا ہے سمجھ آئی تمہیں؟۔اور رہی بات آج کی تو اچھا ہے اسکے ساتھ کوئی موجود نہیں ہے اس وقت۔ویسے بھی میرے پلین کو انجام دینے کے لیے مجھے اسی جیسے دن کی تلاش تھی۔'' دوسری طرف موجود وجود کی سخت سی آواز چند پل کے لیے اسپیکر پر گونجی تھی اور پھر خاموش ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات پر وہ عورت غور سے سنتے ہوئے ہامی بھرنے لگیں۔ جبکہ دوسری طرف موجود شخص اپنی بات کہہ کر کال کاٹ چکا تھا۔دوسری طرف موجود شخص

کے کال کاٹنے پر وہ عورت فون کو کان سے ہٹاتی ہوئی فون کو ایک نظر دیکھ کر واپس ڈوپٹے میں چھپاتے ہوئے اس اسٹور روم سے باہر نکل گئی اب اس کے قدم واپس لاؤنج سے ہوتے ہوئے کچن کی جانب تھے۔

****

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کے ایف نائن پارک میں بنی آرٹ گیلری جہاں اس وقت پاکستان کے مشہور اور معروف آرٹسٹ اپنی بنائی گئی پینٹنگز کو اس آرٹ گیلری کی زینت بنانے

کے لیے یہاں لائے تھے۔ کیونکہ چندروز بعد یہاں ایک آرٹ کونٹیسٹ ہونے والا تھا۔ جو پاکستان بھر کے آرٹسٹ کی شرکت کرنے کے بعد ان میں سے کسی ایک آرٹسٹ کی پینٹنگ جو باقیوں کے مقابلے زیادہ عمدہ ہوگی۔ اسے دنیا بھر کی آرٹ گیلریوں میں بطور تحفہ نمائش کے لیے بھیجا جائے گا۔ تبھی آج اسلام آباد میں بنے ایف نائن پارک میں بنی اس آرٹ گیلری میں پاکستان کے بڑے بڑے آرٹسٹ آئے ہوئے تھے۔

وہ بھی ان آرٹسٹ میں شمار کی جاتی تھی۔ جب ہی اس آرٹ گیلری کے بڑے سے ہال میں ایک ٹیبل پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ آتے جاتے اپنے ہی جیسے آرٹسٹ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اپنی پینٹنگز یہاں کی ٹیم مینجمنٹ کو دے آئی تھی۔ اور اب بیٹھی اپنے ہی جیسے آرٹسٹ کو دیکھ رہی تھی جو اپنی اپنی پینٹنگز مینجمنٹ کو دے رہے تھے۔ جس ہال میں وہ بیٹھی ہوئی تھی اس کے چاروں اطراف میں بھی خوبصورت قسم کی پینٹنگز لگی ہوئی تھیں جو اس کو دور سے دیکھنے پر بھی خوبصورت

www.novelsclubb.com

معلوم ہوتی تھیں۔آج وہ یہاں بزنس مین باپ کی بیٹی بن کر نہیں آئی تھی۔بلکہ ایک آرٹسٹ کے طور پر آئی تھی۔

کل رات خواب کی وجہ سے جو اسکا موڈ اوف ہو رہا تھا۔اب اس کی وجہ سے وہ اپنے ڈریم کو تو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔اس لیے اپنے موڈ کو فوری طور پر چینج کر کے وہ یہاں چلی آئی تھی۔کیونکہ موڈ چینجیز کرنا تو اسے ویسے بھی بخوبی آتا تھا۔وہ میرال ملک ہو ہی نہیں سکتی جو موڈ سوئنگ کرنے میں ماہر نا ہو۔اسے اچھے موڈ کو برا کرنا اور برے کو اچھا بنانا بہت اچھے سے آتا تھا۔

ویسے بھی اس دن یہاں آکر اپنی پینٹنگز کو آرٹ گیلری والوں کو دے کر کونٹیسٹ میں حصہ لے کر جیت جانا اسکا ڈریم تھا۔ویسے بھی یہ ایگزبیشن تو سال میں بس ایک بار ہی ہوتا تھا۔جس کے لیے وہ کئی سالوں سے محنت کر رہی تھی۔اور اب پہلی بار اس نے خود کی بنائی گئی پینٹنگز کو اس ایگزیبیشن کے قابل جان کر اس میں حصہ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر وہ ایسی ہی بیٹھی آس پاس کے ماحول سے لطف اندوز ہونے لگی۔ پھر اس ہال کے چاروں اطراف لگی پینٹنگز کو دیکھنے کے لیے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی دائیں جانب والی دیوار پر لگی ایک سے بڑھ کر ایک پینٹنگز کی جانب بڑھ کر انھیں دیکھنے لگی تھی۔

****

وہ جو عنایہ کے کہنے پر اس کے ساتھ آج یہاں اس ایکزیبیشن میں آیا تھا۔ جس کے ہونے کا اسے انویٹیشن کارڈ پہلے ہی آ گیا تھا۔اور وہ آنا نہیں چاہتا تھا۔اس لیے پچھلے دنوں وہ لفافہ وہ سائیں بابا سے کہہ کر دراز میں ڈلوا کر بھول چکا تھا۔ لیکن آج عنایہ کی وجہ سے اسی ایگزبیشن میں بیٹھا ہوا تھا اسے ہر گز نہیں معلوم تھا کہ عنایہ اسے یہاں لائے گی۔ایسا نہیں تھا کہ اسے پینٹنگ یا ایسے ایگزبیشن پسند نہیں تھے۔پر وہ ایسی ایونٹ میں جانا زیادہ تر ترک ہی کر دیتا تھا اپنے کام کی کی مصروفیت کی وجہ سے۔

www.novelsclubb.com

عنایہ کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھے ہوئے وہ وہاں موجود کبھی آرٹسٹس کو دیکھ رہا تھا۔ تو کبھی ساتھ ساتھ عنایہ کی ادھر ادھر کی باتوں کا بھی جواب دے رہا تھا۔ ابھی ان دونوں کو وہاں پہنچے تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ ایک سوٹ بوٹ میں موجود شخص ان کی ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"مس عنایہ، مسٹر آریان۔ واٹ آ سرپرائز آپ لوگوں نے تو یہاں آکر ہمارے ایگزبیشن کی شان ہی بڑھادی۔" وہ شخص ان کی طرف بڑھ کر بولنے لگا۔ وہ دونوں بھی اس کی آواز پر کھڑے ہوگئے تھے۔ اور رسمی علیک سلیک کرنے لگے تھے۔

"نہیں نہیں خالد صاحب آپ نے اتنا اچھا ایگزبیشن ارینج کیا ہے ہم کیسے نا آتے۔ ایک سے بڑھ کر ایک پینٹنگز کی نمائش ہو رہی ہے یہاں اتنی خوبصورت پینٹنگز دیکھنے تو آنا بنتا تھا ہمارا۔ کیوں آریان ہے نا سہی کہہ رہی ہوں نا میں؟" رسمی علیک سلیک کے بعد عنایہ وہاں کے اونر کو دیکھتے ہوئے اس کی بات کا جواب دینے لگی۔ پھر بات کے اختتام میں آریان کو بھی ان باتوں میں گھسیٹا۔ وہ جو پینٹ کی جیب میں

www.novelsclubb.com

ہاتھ ڈالے ان کی آپسی باتوں کو سنتا ہوا۔ مداخلت کیے بغیر یہاں سے وہاں نگاہیں دوڑائے دیوار پر لگی پینٹنگز کو دیکھ رہا تھا۔ عنایہ کے یکدم پکارنے پر متوجہ ہوتا ہوا بولا۔

"ہوں۔۔۔ہاں سہی کہہ رہی ہو۔"اس نے سرسری سا ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے آریان صاحب آپ کو اس ایگزبیشن کے وننگ کونٹیسٹ والے دن بھی آنا پڑے گا۔ میں ابھی سے آپ کو انوائیٹ کر رہا ہوں۔ کیونکہ چند روز بعد ہی ہے اسکا وننگ کونٹیسٹ ہے۔"وہ سوٹ بوٹ والا اونر مسکراتے ہوئے اس کو آنے کی دعوت دینے لگا۔ جبکہ اس کے مقابل خاموش کھڑی عنایہ کی نظر ایک بار پھر سے آریان کے سنجیدہ چہرے کا طواف کرنے لگی تھی۔

"میں کوئی کمٹمنٹ نہیں کر رہا خالد صاحب آنے کی۔ پر کوشش ضرور کروں گا۔"
آریان نے سنجیدگی سے دھیمے لہجے میں اپنی بات کہی۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ آپ کوشش کریں گے ہمارے لیے یہی بہت ہے۔" وہ اونر مسکراتے ہوئے اپنی بات کہہ کر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ جبکہ عنایہ اپنی کرسی سنبھال چکی تھی۔ اور آریان پھر سے وہاں ہال میں موجود دیوار پر لگی پینٹنگز کو بے اختیار دیکھنے لگا تھا۔ عنایہ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

”وہاں کیا دیکھ رہے ہو؟“ وہ اس کی نظروں کے ارتکاز کو سمجھ نہیں پائی تھی۔ تبھی سوال کر بیٹھی۔

”کچھ نہیں۔ تم بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔“ وہ اسے دیکھے بغیر کہہ کر دائیں جانب دیوار پر لگی پینٹنگز کی جانب بڑھ گیا تھا۔

جبکہ عنایہ اسے پینٹنگز کی جناب بڑھتا ہوا دیکھ مطمئن ہوتی ہوئی کرسی کی پشت سے کمر ٹکا گئی تھی۔ پھر پرس سے موبائل نکالتی ہوئی موبائل فون میں مصروف ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

وہ جو دھیرے دھیرے قدموں سے دھیمی سی چال چلتی ہوئی اس آرٹ گیلری کے ہال میں دائیں جانب والی دیوار پر لگی ہوئی ایک سے بڑھ کر ایک عمدہ پینٹنگز کو دیکھنے میں مصروف تھی۔اچانک اس کے قدم تھمے اور ایک پینٹنگ نے اس کو اپنی جانب متوجہ کیا وہ پینٹنگ سیاہ اور سرمئی رنگ سے بنائی گئی تھی اس میں رات کا منظر بنایا گیا تھا مصور نے۔جو بڑا ہی خوفناک سا دیکھائی دے رہا تھا جو کسی بھی انسان کو سہما دینے کو کافی تھا۔میرال جو ہال میں دائیں جانب بنی دیوار پر لگی ہوئی پینٹنگز کو دیکھ دیکھ کر آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

وہاں لگی پینٹنگز کو دیکھنے کے لیے وہ وہاں کی ساری پینٹنگز کو دیکھ رہی تھی جو نمائش کے لیے لگائی گئی تھیں۔اسی جیسے اور آرٹسٹ بھی وہاں اسی کی طرح وہاں لگیں پینٹنگز کو دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے۔ایک نظر پورے ہال پر ڈالی جائے تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ وہاں گیسٹ کے طور پر آئے ہوئے کچھ مہمان اپنی جگہوں پر بھی بیٹھے

www.novelsclubb.com

ہوئے تھے۔ تو کچھ مہمان وہاں موجود آرٹسٹوں کی طرح وہاں لگی ہوئی پینٹنگز کو دیکھ کر محظوظ ہوتے دیکھائی دے رہے تھے۔

یونہی پینٹنگز کو دیکھ کر محزوز ہوتے ہوئے اچانک ہی اس سیاہ اور سرمئی رنگ سے بنی پینٹنگ کو دیکھ کر اس کے قدم تھم گئے تھے۔ لمحے بھر کے لیے تو وہ اس پینٹنگ کو دیکھ کر ہلکا سا خوف زدہ ہو گئی تھی۔ پھر اگلے ہی پل وہ خود کو نارمل کر چکی تھی۔ کیونکہ ایسے خوفناک مناظر تو وہ اکثر دیکھتی آرہی تھی اپنے خوابوں میں۔ خود کو نارمل کرتی وہ چند قدم آگے بڑھتی ہوئی ابھی اس نے اس سیاہ اور سرمئی رنگ سے بنائی گئی پینٹنگ کو چھونے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ہی تھا۔ کہ اس کے جیسے کسی اور نے بھی اس پینٹنگ کو چھونے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا اور تبھی اچانک اسکا ہاتھ اس انجان شخص کے ہاتھ سے ٹکرایا اور اس نے اپنا ہاتھ ایک نا محسوس لمس کی وجہ سے واپس کھینچ لیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ایسا کرتے ہی برابر میں کھڑے شخص نے بھی ایک انجانے وجود کے احساس کے تحت اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا اور غیر ارادی طور پر برابر کھڑی اس لڑکی کو دیکھا جو اس کی طرح ہی اپنا ہاتھ اس پینٹنگ سے ہٹا چکی تھی۔ بے اختیار اس شخص کے ساتھ ساتھ میرال نے بھی اپنے برابر میں کھڑے شخص کی جانب غیر ارادی طور پر دیکھا تھا جو سنجیدہ تاثرات سے اسے دیکھ نہیں بلکہ گھور رہا تھا۔ شاید وہ شخص اس کو پہنچانتا تھا شاید وہ میرال کو جانتا تھا تبھی اسے دیکھ کر اس کے چہرے کے تنے اعصاب اس بات کی گواہی دے رہے تھے۔ کہ وہ اس بس دیکھ نہیں بلکہ غصے سے گھور رہا تھا۔

اس شخص کی جانب دیکھ کر تو میرال بھی لمحے کے ہزاویں حصے میں اس شخص کو دیکھ کر پہچان چکی تھی۔ اور اب اس کے چہرے کے تاثرات اس شخص کے جیسے ہی ہونے لگے تھے۔ ابھی اس سے پہلے کے ان دونوں کے درمیان کوئی بات ہو پاتی۔

www.novelsclubb.com

میرال اپنی پارٹی والی بے عزتی کو یاد کرتی اسے ایک کٹیلی نگاہ سے دیکھتی ہوئی اس شخص کو نظرانداز کرتی وہاں سے آگے بڑھ چکی تھی جبکہ۔

"آئی کانٹ بلیو۔" اس لڑکی کے پھر سے ایسے سامنے آجانے پر وہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو سختی سے بھینچتے ہوئے غصے سے بڑبڑایا تھا۔ اسے واقعی یقین نہیں آرہا تھا اپنی قسمت پر۔ کہ جس سے وہ کل ہوئی پارٹی والی رات کے بعد ملنے کا روادار نا تھا اسے قدرت آج پھر سے سامنے لے آئے گی۔ اس کے چہرے کے تاثرات اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ اس وقت اپنے غصے پر ضبط کر رہا تھا۔ پھر اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے خود پر قابو پاتے ہوئے وہ ایک نظر اس پینٹنگ کو دیکھ کر اس آرٹ گیلری کے اونر کے روم کی جانب بڑھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف وہ واپس آکر اپنی ٹیبل پر بیٹھ کر غصے سے سلگنے لگی تھی۔ اسے واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ ہمیشہ ہی ناچاہتے ہوئے بھی وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کیسے آجاتے تھے۔ جبکہ اس شخص کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس انسان سے

ملنے کی روادار نہ تھی۔ایسے ہی بگڑے موڈ کے ساتھ وہ واپس اس پینٹنگ کو دیکھے بغیر اپنی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

****

آسمان کی تاریکی اس بات کی نشاندہی کر رہی تھی کہ جیسے آج رات کچھ ہونے والا تھا۔شاید کچھ ایسا جس کو کرنے سے پہلے بہت پہلے سے کوئی اس رات کی فراغ میں

تھا۔اور آج شاید اسے وہ موقع ملنے جارہا تھا۔شاید آج اس کا برسوں پرانا کام اپنے انجام کو پہنچنے والا تھا۔آسمان پر موجود چاند بادلوں میں مکمل طور پر چھپا ہوا تھا۔

کیا ہو پائے گا اسکا وہ کام یا ہو جائے گا آج بھی وہ ناکام؟

****

www.novelsclubb.com

یہ منظر ایف نائن پارک میں بنی اس آرٹ گیلری میں بنی پارکنگ ایریا کا تھا۔جہاں اس وقت لوگوں کی آمدورفت کا سلسلہ جاری وساری تھا۔اس آرٹ گیلری کی انٹرنس پر نگاہ ڈالی جائے تو آپ کو وہاں سے کافی ساری تعداد میں لوگ باہر آتے

نظر آئیں گے۔ جو نکل کر اس آرٹ گیلری کی پارکنگ ایریا میں بڑھ کر اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ رہے تھے۔اور پھر ان کی گاڑیاں اس آرٹ گیلری سے باہر نکل کر اپنی اپنی منزلوں کی جانب رواں دواں ہو رہی تھیں۔

چند ہی پل بعد آریان بھی عنایہ کے ساتھ آپ کو اس آرٹ گیلری کے انٹرنس سے باہر آتا دیکھائی دے گا سیاہ کوٹ دائیں ہاتھ میں ڈالے وہ پر سکون انداز میں چلتا ہوا دھیرے دھیرے عنایہ کے ساتھ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا عنایہ بھی لاپرواہی سے اس کے ساتھ چلتی ہوئی اس کی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔ گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے اپنا کوٹ اس کے اندر رکھا۔اور دروازہ بند کرتا ہوا پلٹ کر عنایہ سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم گاڑی میں بیٹھو میں ایک ضروری کال کر کے آتا ہوں۔" عنایہ کو کہتا وہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر جا کر فون کو کان سے لگا چکا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر عنایہ ہامی بھرتے ہوئے بالوں کو نفاست سے پیچھے کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

دوسری طرف اسی لمحے میرال بھی اپنا سفید لیدر کا بیگ اپنے کندھے پر ڈال کر اس آرٹ گیلری کے انٹرنس سے باہر نکلتی ہوئی پارکنگ ایریا کی جانب بڑھی۔ چند ہی قدموں کا فاصلہ عبور کرتی وہ پارکنگ ایریا میں کھڑی اپنی گاڑی تلاش کرنے لگی۔ ہاتھ میں پکڑی کار کی کے بٹن کو پریس کرتے ہوئے وہ آس پاس نگاہیں دوڑانے لگی۔ بٹن پریس کرتے ہی اسے پارکنگ ایریا کے لیفٹ سائڈ پر کھڑی گاڑیوں میں سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹ جلتی محسوس ہوئی۔ اور وہ فوری طور پر اپنی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔ اسے تھکان محسوس ہو رہی تھی۔ اور وہ اب جلد سے جلد گھر پہنچ جانا چاہتی تھی۔

ابھی وہ چند قدم ہی لے پائی تھی۔ کہ ایک ویٹر جو اس کے نزدیک سے ہاتھ میں ایک پینٹنگ پکڑ کر جلدی میں گزر رہا تھا۔ اچانک ہی اس کی ٹکر میرال سے ہو گئی۔ اس ٹکر سے اسے تو کوئی فرق نہیں پڑھا تھا پر البتہ اس ویٹر کے ہاتھ سے وہ پینٹنگ چھوٹ چکی تھی۔ اس ویٹر کے ایسے جلدی میں گزر کر دھکا مارے جانے پر وہ

www.novelsclubb.com

بگڑنے ہی والی تھی کہ اس ویٹر کے ایک دم سے معزرت خواہ انداز پر کچھ نہیں بول سکی۔

''سوری میم سوری میں جلدی میں تھا ایم سوری آپ کو لگی تو نہیں۔'' ویٹر شرمندہ سا بولا۔

www.novelsclubb.com

''اٹس اوکے۔میں ٹھیک ہوں آپ یہ پینٹنگ اٹھالیں۔''میرال نے اسے دیکھ کر اس کی شرمندگی مٹاتے ہوئے کہا۔کیونکہ اسے وہ ویٹر شرمندہ سادیکھائی دے رہا تھا۔اس کی بات پر وہ ویٹر نیچے جھک کر اس پینٹنگ کو اٹھانے لگا۔

جبکہ میرال وہاں کھڑی اس ویٹر کو وہ پینٹنگ اٹھا کر اس کی ریپنگ کو ٹھیک کرتا ہوا دیکھنے لگی جو نیچے گرنے کی وجہ سے اس پینٹنگ سے مکمل طور پر ہٹ چکی تھی۔

ابھی یہ سب چل ہی رہا تھا کہ وہ جو دور کھڑا کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔اپنے سے چند قدم کی دوری پر سے آتی آوازوں کے آنے پر وہ فون پر موجود شخص سے بات مکمل کرتا ہوا۔انہی آوازوں کی سمت بڑھا جو اس سے چند قدم کے فاصلے سے آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

''کیا ہو رہا ہے یہاں ؟۔'' وہ فون کو کرتے کی جیب میں ڈالتا ہوا ان لوگوں تک آ کر پوچھنے لگا۔

''کچھ نہیں صاحب وہ ہم سے جلدی میں ان میڈم سے ٹکر لگ گئی۔ اور یہ پینٹنگ ہمارے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی۔'' وہ ویٹر اس ریپنگ کو مکمل طور پر ہٹاتے ہوئے اپنی شرمندگی مٹاتے ہوئے بولا۔ کیونکہ اس پینٹنگ کی ریپنگ واقعی بہت بری طرح سے پھٹ چکی تھی جو کہ سہی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے وہ ویٹر اس کی ریپنگ کو دوبارہ سے لگانے کے لیے مکمل طور پر ہٹا چکا تھا۔ جبکہ میرال پاس ہی کھڑی اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔ پھر اچانک ہی جانی پہچانی آواز پر اس نے بھی اس ویٹر کی طرح اس شخص کی جانب دیکھا۔ جس کو دیکھ کر اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"او تو مس ایکس وائے زیڈ تم سے بھی ٹکرا گئی۔" آریان نے افسوس کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے طنز کیا۔

اس کی بات پر جہاں میرال کا پارہ چڑھا تھا۔ پر منہ سے ایک لفظ نہیں بولی تھی۔ وہیں دوسری طرف وہ ویٹر کھڑا ہوتا ہوا معصومیت سے پوچھنے لگا۔ جبکہ کار میں بیٹھی عنایہ یہ سب کب سے بیزاری سے دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ کار کے شیشے بند ہونے کی وجہ سے اس تک باہر کی آواز نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ اور باہر ہونے والی باتیں سنے کی ایسی بھی کوئی بے قراری نہیں تھی اسے کہ وہ گاڑی سے نکلتی اس لیے اب تک نہیں نکلی تھی۔ پر جب اس نے اس منظر میں آریان کو دیکھا تو فوری طور پر گاڑی سے باہر نکلنے کی سوچ کر وہ بیگ سنبھالتے ہوئے گاڑی سے اتری۔

www.novelsclubb.com

"میم کیا آپ کا نام واقعی ہی ایکس وائے زیڈ ہے؟" وہ ویٹر اچنبے سے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔

”واٹ ؟؟“میرال جو ضبط سے وہاں کھڑی تھی۔اس ویٹر کے سوال پر بدکتے ہوئے قدرے تیز آواز میں غصے سے چیخی۔

”سوری میم اور سر میں اس پینٹنگ کی ریپکنگ ٹھیک کر کے ابھی لادیتا ہوں۔“وہ ویٹر میرال کے غصے میں آجانے پر اس سے معزرت کرتا۔آریان کو اس پینٹنگ کے حوالے سے انتظار کرنے کا کہتا وہاں سے فوری طور پر بھاگ چکا تھا۔

اس ویٹر کے منظر سے غائب ہونے پر میرال نے ایک غصیلی نگاہ سے آریان کی جانب دیکھا پھر اپنے قدم گاڑی کی جانب بڑھا چکی تھی۔جبکہ دوسری طرف عنایہ آریان تک پہنچتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

''کون تھی یہ آریان؟''

''مس ٹینشن۔''آریان نے سنجیدگی سے لاپرواہی سے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے بے اختیار کہا۔جہاں اس کی بات پر اپنی گاڑی تک پہنچ کر میرال کا ہاتھ اپنی گاڑی کا دروازہ کھولتے تھما تھا اور اس نے غصے سے اس شخص کو پلٹ کر ایک نظر دیکھا تھا پھر واپس پلٹ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔وہیں دوسری جانب عنایہ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''مطلب۔''عنایہ نے ایک نظر اس لڑکی کی جانب دیکھا جو اب اپنی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔

''کچھ نہیں چلو۔''آریان نے ایک نظر میرال کی گاڑی کی جانب سنجیدگی سے دیکھا۔جو اب اپنی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔پھر عنایہ کو کہتا اپنی گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔پیچھے پیچھے عنایہ بھی اس کی پیروی کرتی ہوئی گاڑی میں واپس آکر بیٹھ گئی تھی۔اتنے میں وہ ویٹر ہاتھ میں وہی پینٹنگ پکڑے آریان کی گاڑی کی جانب بڑھنے لگا۔

وہ جو اپنی گاڑی میں بیٹھی گاڑی اسٹارٹ کرنے لگی تھی ایک نظر بیک ویو مرر سے خود کو دیکھتی۔اپنے غصے کو ضبط کرتی ایک نگاہ گاڑی سے باہر کی جانب ڈالی جہاں وہ کچھ دیر پہلے والا ویٹر وہی پینٹنگ جو اس کی وجہ سے نیچے گر گئی تھی۔ایسے ہی ہاتھ میں پکڑے اس انسان کی گاڑی کی جانب بڑھا۔اور چند ہی پل بعد وہ ویٹر اس پینٹنگ کو گاڑی میں رکھ بھی چکا تھا۔اور دیکھتے ہی دیکھتے اس شخص کی گاڑی اس آرٹ گیلری کی پارکنگ سے دور ہونے لگی۔

جبکہ وہ باہر کے اس منظر کو دیکھتی واپس سے اپنی نظروں کا ارتکاز بدلتی تھوڑی دیر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔اس نے اب تک گاڑی اسٹارٹ نہیں کی تھی۔نجانے کتنی ہی دیر تک وہ ایسے ہی خود کو نارمل کرنے کی غرض سے ایسے ہی ڈرائیونگ سیٹ سے پشت ٹکا کر بیٹھی رہی۔کافی دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ اب گاڑی اسٹارٹ کرتی گاڑی کو اس آرٹ گیلری کی پارکنگ سے باہر نکال لائی تھی۔گاڑی اب اسلام آباد کی سڑکوں پر برق رفتاری سے بھاگنے لگی تھی۔وہ آج

www.novelsclubb.com

گارڈز کی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ اپنے ڈرائیور کو بھی ساتھ نہیں لائی تھی۔اور خود ڈرائیو کر کے آئی تھی۔اور آج یہی بے وقوفی شاید اسے مہنگی پڑنے والی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

یہ منظر مرزا ہاؤس میں بنے ساجدہ بیگم کے کمرے کا تھا۔جو بیڈ پر بیٹھیں ہوئیں سر پر ہاتھ رکھے نا سمجھی سے اپنے سامنے پھیلے ہوئے کپڑوں کے انبار کو دیکھ رہی تھیں۔ پھر ایک نظر افسوس سے اپنے برابر میں بیٹھی اپنی لاڈلی کو دیکھا جو لیپ ٹاپ میں

غرک دیکھائی دے رہی تھی۔کافی دیر تک اسے ایسے ہی لاپرواہ بنے بیٹھے دیکھ آخر کار انکا ضبط جواب دے ہی گیا اور بالآخر وہ نا چاہتے ہوئے بھی بول پڑیں۔

”نامیں پوچھتی ہوں کہ بی بی جب ایک دفعہ ایک سوٹ پہننے کے بعد تمھیں وہی سوٹ دوبارہ پہننا ہی نہیں ہوتا۔تو ان کپڑوں کو اپنے پاس رکھنے کا کیا جواز۔میں دے دیتی ہوں نا سلماہ(ملازمہ) کو۔پر نہیں جی تمھیں تو پہننا بھی نہیں ہوتا اور کسی کو دینا بھی نہیں ہوتا۔اب یہ بھلا کوئی اچھی لڑکیوں والی باتیں ہیں تمھاری۔“ ساجدہ بیگم نے اپنی لاڈلی کی بے تکی باتوں پر زچ ہوتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

”ہاں تو ماما کپڑے میرے ہیں۔اب اگر اپنی اترن کسی کو دونگی تو کیا اچھا لگے گا بھلا۔ اس سے بہتر ہم اسے دوسرا دلا دیں یہ زیادہ اچھی بات ہو گی۔“تسمیہ نے مصنوعی

لاپرواہی سے انھیں جواب دیا۔البتہ اسکی نگاہیں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر ٹکی ہوئی تھیں اور ہاتھوں کی انگلیاں اس پر چل رہی تھیں۔

"ہاں تو بی بی پھر لینا بھی تو کم چاہیے ناانسان کو؟" ساجدہ بیگم اس کی بات پر سلگتے ہوئے بولیں۔ان کی بات پر تسمیہ نے ایک گہری سانس ہوا میں بھری پھر لیپ ٹاپ بند کرتی مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ ہو کر بولی۔

"اوکے ماما کوشش کرونگی آپ کہتی ہیں تو۔پر آپ غصہ تو نا کریں۔" تسمیہ نے انھیں دیکھتے ہوئے کہا۔پھر ساتھ ساتھ بیڈ پر پھیلے ہوئے کپڑوں کو بھی ایک ایک

www.novelsclubb.com

کر کے اٹھانے لگی۔اس کی بات پر ساجدہ بیگم بھی مطمئن ہوتی اپنے آگے پھیلے کپڑوں کو سمیٹنے لگیں۔ تبھی کپڑوں کو سمیٹتی تسمیہ نے انھیں پکارا۔

"ویسے ماما میں کیا کہہ رہی تھیں کہ کل صفیان بھائی کی انگیجمنٹ کے بعد ہم لوگوں کو تایا ابو سے شایان بھائی کے لیے بھی بات کرنی چاہیے اب؟"تسمیہ نے تہہ شدہ کپڑوں کو کھڑے ہو کر الماری میں رکھتے ہوئے اپنی بات کہی۔

"ہاں سہی کہہ رہی ہو تم۔میں تمھارے بابا سے بات کروں گی اس بارے میں۔ کہ کل وہ بھائی صاحب سے بات کریں۔"ساجدہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"پر اگر تایا ابو نے منا کر دیا پھر ماما؟؟"تسمیہ نے اپنے دل میں آنے والے اندیشہ کے تحت الجھتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

''ایسا کچھ نہیں ہو گا۔اور تم بھی اپنے دل میں یہ بات نالاؤ۔اور ناایساویسا کچھ شایان سے بولنا۔''ایک پل کو یہ سوچ ساجدہ بیگم کو بھی ڈراگئی تھی۔پر اگلے ہی پل وہ اس سوچ کو جھٹکتے ہوئے اسے تنبیہ کرنے والے انداز میں بولیں۔

''ہمم۔''ان کے تنبیہ کرنے والے انداز پر تسمیہ بس اتنا ہی کہہ پائی اور واپس سے الماری میں کپڑے سلیقے سے جمانے لگیں۔جبکہ ساجدہ بیگم کچھ سوچتی ہوئیں کھڑے ہوتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

****

گاڑی اس وقت دھیمی رفتار سے اسلام آباد کی سڑکوں پر رواں دواں تھی۔ گاڑی میں اس وقت ہلکی آواز میں میوزک چل رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی وہ سامنے دیکھتے ہوئے مستقل طور ڈرائیونگ کرنے میں مگن تھی۔ وہ آس پاس سے یکسر غافل تھی۔ تھوڑی دیر پہلے والے غصے کے بر عکس وہ اب کافی حد تک پر سکون تھی۔ ابھی وہ کار ڈرائیو کرنے میں مگن ہی تھی کہ اسے اپنے فون پر ایک میسج ٹون موصول ہوئی اور اس نے حیرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے سامنے ڈیش بورڈ پر رکھے اپنے موبائل کو اٹھایا اور ایک نظر سامنے سنسان سڑک کو دیکھا جس پر اس کی کار دھیمی رفتار میں چل رہی تھی۔

پھر اپنی سیاہ آنکھیں موبائل کی اسکرین کی جانب کیں۔ جس پر اسماعیل ملک کا فکر مندانہ میسج اجاگر تھا جسے دیکھ کر یک دم ہی اس کے ہونٹ مسکراہٹ کی صورت میں ڈھلے تھے۔ پھر ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ پکڑے وہ دوسرے ہاتھ سے ان کو ریپلائے کرنے لگی۔ ابھی وہ مسکراتے ہوئے بار بار آگے دیکھتے ہوئے انھیں

www.novelsclubb.com

ریپلائے کر رہی تھی۔ کہ کسی نے اس کی گاڑی کو زور سے ہٹ کیا۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور ہاتھ میں پکڑا ہوا فون نیچے گر گیا اور گاڑی اپنا توازن کھونے لگی۔

وہ اپنے سر کو سنبھالتی جو گاڑی کو دھکا لگنے کی وجہ سے اسٹیرنگ سے جا لگا تھا۔ اس نے موبائل کو اٹھائے بغیر اپنی بائیں جانب گلاس وال سے باہر دیکھا جہاں نیم اندھیرا سا چھایا ہوا تھا اور ہوا میں موجود دھند کی وجہ سے اسے کچھ صاف دیکھائی نا دیا۔ پھر ایسے ہی تھوڑا آگے کو جھک کر اس نے نا سمجھی سے اپنے دائیں جانب دیکھا وہاں بھی اسی نیم اندھیرے اور دھند کی وجہ سے اسے کچھ بھی ٹھیک طرح سے نظر نہیں آ پا رہا تھا۔ اس نے ایک نظر بیک ویو مرر میں بھی دیکھا وہاں بھی نیم اندھیرے میں کچھ بھی دیکھائی نہیں دے پایا۔

www.novelsclubb.com

"پر گاڑی کو کسی نے ہٹ تو کیا ہے۔" اس نے پھر سے اپنے بائیں جانب گلاس وال سے باہر ایک نظر دیکھتے ہوئے سوچا۔ جہاں اس وقت سڑک سنسان اور نیم

اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہلکی ہلکی مدھم روشنی میں کسی کے ہونے کی نشاندہی کر پانا اسے تھوڑا دشوار سا لگ رہا تھا۔ دماغ میں ایک خطرے کی گھنٹی بجی تھی تبھی وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گاڑی کی اسپیڈ تیز کر چکی تھی۔ کیونکہ وہ واقعی نہیں سمجھ پائی تھی ابھی تک کہ اس کی گاڑی کو ہٹ کس نے کیا تھا۔ بھلے ہی نیم اندھیرے کی وجہ سے اسے باہر کوئی دیکھائی نہیں دے پا رہا تھا پر دماغ کسی انہونی کی گواہی دینے لگا تھا۔

ابھی اس نے فون کو نیچے سے اٹھا کر اسماعیل ملک صاحب کو ریپلائے کر کے موبائل واپس ڈیش بورڈ پر رکھا ہی تھا کہ کسی نے پوری رفتار سے اس کی گاڑی کو پھر سے ہٹ کیا تھا۔ اور اس کی کار ایک بار پھر اپنا توازن کھونے لگی۔ پر اس بار وہ خود کو فوری طور پر سنبھال چکی تھی۔ اور اس نے فوری طور پر بیک ویو مرر کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں اسے ایک کار کی ہیڈلائٹ مدھم سی جلتی دیکھائی دی تھی جو ٹھیک اس کی کار کے پیچھے تھی۔ شاید یہ وہی کار تھی جس نے اس کو پہلے بھی ہٹ کیا تھا اور اب

دوبارہ بھی۔پر پہلے نیم اندھیرے اور پیچھے والی گاڑی کی ہیڈلائٹ بند ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔پھر اب کی بار اس گاڑی میں جو کوئی بھی تھا وہ گاڑی کی ہیڈلائٹ جلا چکا تھا تبھی سڑک پر نیم اندھیرا ہونے کے باوجود اب کی بار میرال کو وہ گاڑی دیکھائی دی۔

اس نے اسی تیز رفتار پر گاڑی کو رکھتے ہوئے ایک بار پھر اپنی نگاہیں بیک ویو مرر سے واپس اپنے سے پیچھے گاڑی کو دیکھا۔اتنا تو اسے پتا چل ہی گیا تھا۔کہ یہی گاڑی اس کی گاڑی کو بار بار ہٹ کر رہی تھی۔اور ایسا وہ گاڑی والا جان بوجھ کر رہا تھا۔اس نے گاڑی کو روکنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی۔ہاں البتہ کچھ سوچتے اس نے لمحے بھر کے لیے رفتار کو پھر سے کم کیا تھا۔اور اس کے کم کرتے ہی وہ گاڑی پھر سے اسے ہٹ کرنے کے لیے تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔اور اس کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ میرال فوری طور پر اسپیڈ کو واپس بڑھا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اب وہ گاڑی کو جلدی سے جلدی اس سنسان سڑک سے نکال لیناچاہتی تھی تاکہ وہ گاڑی والا جو شاید اسے چوٹ پہنچانے آیا تھا یا اس پر حملہ کرنے آیا تھا یا شاید اس کو مارنے آیا تھا۔ مستقل طور پر اس سنسان سڑک پر نجانے کب سے اس کے پیچھے ہی تھا اور اس کی گاڑی سے آگے نہیں نکل رہا تھا۔ اور گاڑی روک دینے کا رسک وہ لے نہیں سکتی تھی۔ تبھی برق رفتاری سے گاڑی کو بھگا کر ان سنسان سڑکوں سے جلد سے جلد نکل جاناچاہتی تھی۔

ابھی وہ گاڑی کو بھگا ہی رہی تھی کہ وہ گاڑی اس کی گاڑی کی رفتار کو چیرتی ہوئی عین اس کے برابر آکر بھاگنے لگی۔ اس گاڑی کے عین اپنے برابر آنے پر میرال نے اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں نیم اندھیرے میں اس گاڑی کی ہیڈلائٹ کے جلنے کی وجہ سے وہ گاڑی اسے صاف دیکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنی رفتار ابھی بھی کم نہیں کی تھی وہ جتنی تیزی سے گاڑی چلاسکتی تھی وہ چلا رہی تھی۔ وہ ڈرپوک ہرگز نہیں تھی۔ پر وہ ہلکا ہلکا خوف زدہ ہونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے واپس سے ایک نظر باہر دیکھا وہ گاڑی ابھی اس کے برابر ہی چل رہی تھی۔

میرال نے اس گاڑی سے تھوڑا فاصلہ ہی رکھا ہوا تھا تا کہ وہ اسے پھر سے ہٹ نہ کر سکے کیونکہ آس پاس جنگل جیسا علاقہ تھا۔وہ ہرگز بھی گاڑی کو روک نہیں سکتی تھی اور نا اس کی رفتار کم کر سکتی تھی۔کیونکہ اگر وہ رفتار کم کرتی تو وہ کار والا اس کو آرام سے ہٹ کر سکتا تھا۔پر اسے کچھ تو کرنا تھا اس لیے کسی سوچ کے تحت اس نے ڈیش بورڈ سے اپنا موبائل اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور یہی اس کی غلطی تھی۔اور یہی اسکا پاؤں اسپیڈ بریکر پر کم ہوا جس کی وجہ سے گاڑی کی اسپیڈ میں کمی واقع ہوئی اور اس کار والے نے اسی بات کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس کی گاڑی کو ایک زور سے ہٹ کری جس سے اس کی گاڑی اپنا توازن برقرار نا رکھ پائی اور سامنے دائیں جانب درخت سے جا لگی۔

www.novelsclubb.com

میرال کا سر زور سے اسٹیرنگ سے جا لگا تھا۔جس کی وجہ سے اس کا سر ہلکا سا گھومنے لگا تھا۔پر اس وقت وہ یہاں نہیں رک سکتی تھی۔اس لیے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی

بدحواس ہوئے گہرے گہرے سانس بھرتی یہاں سے وہاں دیکھنے لگی۔ وہ آدھی باہر کو نکلی ہوئی تھی اور گاڑی کا دروازہ مکمل طور پر کھلا ہوا تھا۔ تبھی اس کی نظر نیم اندھیرے میں اپنے سے تھوڑی ہی دوری کی مسافت پر موجود گاڑی کی طرف گئی۔ وہ گاڑی رکی ہوئی تھی۔

وہ جو کوئی بھی تھا شاید اس کے مر جانے کی توقع کر رہا تھا۔ وہ اسے مارنے ہی تو آیا تھا۔ تبھی وہ اب تک یہیں رکا ہوا تھا۔ پر اس کی گاڑی کے درخت سے لگ جانے کے بعد بھی وہ لڑکی دروازہ کھول کر یہاں سے وہاں دیکھ رہی تھی۔

"مطلب یہ لڑکی اب تک زندہ ہے۔" گاڑی میں موجود شخص کی آواز اپنے لہجے میں زہر لیے ہوئی تھی۔ اسے یوں بدحواسوں کی طرح یہاں سے وہاں دیکھتے ہوئے۔ اس شخص نے اپنا گلفز میں چھپا ہاتھ زور سے اسٹیرنگ پر مارا تھا۔ پھر اگلے ہی پل وہ شخص اب ایک بار پھر سے گاڑی کو اسٹارٹ کر چکا تھا۔ کیونکہ وہ ہرگز بھی باہر جانے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے اب وہ اسے اپنی گاڑی سے کچل دینا

www.novelsclubb.com

چاہتا تھا ایک بار پھر اپنے کام کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لیے وہ اسپیڈ بریکر پر اپنا دباؤ بڑھانے لگا تھا۔

وہیں دوسری طرف میرال جو اس گاڑی کو دیکھتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔اس گاڑی کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ وہ سامنے روڈ کی طرف اندھا دھن بھاگنے لگی تھی۔اسے نہیں پتا کہ وہ کہاں بھاگ رہی ہے وہ بس اندھا دھن بھاگ رہی تھی۔کیونکہ اسے اس گاڑی والے کے ارادے کچھ نیک نہیں لگ رہے تھے۔اپنا موبائل بھی وہ گاڑی میں سے اٹھانا بھول چکی تھی۔اور اب وہ اپنا سر پکڑے اس نیم اندھیرے میں سنسان سڑک پر بھاگتے ہوئے ہیلپ ہیلپ کی پکار لگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ گاڑی جو پہلے آہستہ رفتار سے اس کی جانب بڑھ رہی تھی اس کے چیخنے پر اپنی رفتار تیز کر چکی تھی۔وہ جتنی تیزی سے بھاگ سکتی تھی وہ اتنی تیزی سے سڑک پر بھاگ رہی تھی اور ساتھ ساتھ کسی کو اپنی مدد کے لیے بھی آوازیں دینے لگی تھی۔

ابھی وہ گاڑی اس کے پیچھے ہی تھی کہ میرال کو ایک گاڑی سامنے سے اپنی طرف آتی دیکھائی دی اور وہ بھاگتے بھاگتے زور سے ہاتھ ہلانے لگی۔ سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ کر وہ شخص گاڑی کی رفتار کو کم کر چکا تھا۔ وہ سامنے سے آتی کار کے آگے سے گزر جانے کا انتظار کرنے لگا کہ جیسے ہی وہ دوسری گاڑی گزرے گی۔ وہ گاڑی کی اسپیڈ بڑھا کر اپنے کام کو فوری طور پر کر کے پایہ تکمیل تک پہنچا دیگا۔

پر اگلے ہی پل اس کی یہ سوچ خراب ہو چکی تھی۔ کیونکہ سامنے سے آتی گاڑی آگے بڑھنے کے بجائے میرال کے قریب آکر دھیمی رفتار کے ساتھ ساتھ اب رک چکی تھی۔ وہ جو اس گاڑی کو دیکھ کر زور زور سے ہاتھ ہلا کر مدد کے لیے پکار رہی تھی۔ سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ کر اس کے اعصاب شل ہونے لگے تھے۔ ابھی اس سے پہلے وہ چکراتے سر کے ساتھ بے ہوش ہو کر زمین بوس ہوتی۔ سامنے والی گاڑی میں موجود شخص ایک اجنبی لڑکی کو یوں اس طرح اس حال میں دیکھ کر اپنی

www.novelsclubb.com

گاڑی کی رفتار کو کم کرتے ہوئے روک کر گاڑی سے باہر نکلا اور بے اختیار ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس لڑکی کی جانب بڑھا۔

''آر یو اوکے آپ ٹھیک ہے؟؟۔''شایان اس اجنبی لڑکی کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے گرنے سے بچاتے ہوئے بے اختیار سوال کرنے لگا۔اسے اس کا حال دیکھ کر کچھ مشکوک سا لگا تھا۔ تبھی اس نے اس سڑک پر ایک بار پھر اپنی نگاہیں دوڑائیں تھیں۔ تبھی اسے سڑک پر ان دونوں سے تھوڑی ہی دوری کے فاصلے پر ایک گاڑی دیکھائی دی جو رکی ہوئی تھی۔اور نیم اندھیرے کی وجہ سے اسے گاڑی میں جو کوئی بھی تھا وہ دیکھائی نہیں دیا۔

وہ گاڑی والا بھی اس سارے منظر کو دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا۔وہ شاید ہر گز بھی خود کو منظر عام پر نہیں آنے دے سکتا تھا تبھی وہ گاڑی کو اسٹارٹ کرتا ریورس کر کے گاڑی کا رخ بدلنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ گاڑی والا مجھے مارنے آیا ہے۔ پلیس ہلیپ می!" میرال ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اپنے پیچھے تھوڑی ہی دوری کے فاصلے پر کھڑی گاڑی کی جانب اشارہ کرنے لگی جواب پھر سے اسٹارٹ ہوتے ہوئے ریورس ٹیک لے رہی تھی۔اس کی سانس پھولی ہوئی تھی اور وہ گہرے گہرے سانس لے کر بول رہی تھی۔

اس کی بات سمجھتے ہوئے۔شایان اسے وہیں چھوڑ کر اس گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔ ابھی وہ چند ہی قدم اس گاڑی کی طرف بڑھا کہ وہ گاڑی والا گاڑی کو ریورس کر کے گاڑی کو موڑ کر وہاں سے گاڑی کو بھگانے لگا تھا۔جب کہ شایان کے فوری طور پر اس گاڑی کی طرف بڑھنے پر میرال نے چکراتے سر کے ساتھ پلٹ کر اس اجنبی شخص کو اس گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھا تھا۔جبکہ وہ گاڑی والا جو اسے مارنے آیا تھا وہ اپنی گاڑی کو ریورس کر کے وہاں سے بھاگنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی اس گاڑی کو پلٹ کر جاتے دیکھ جو ایک چیز میرال کی نظروں میں اٹکی تھی۔ وہ اس گاڑی کے پیچھے رکھی ہوئی تھی۔ جسے دیکھ کر میرال بے یقینی کا شکار ہوئی تھی۔ اتنے میں وہ گاڑی تیزی سے آگے بڑھتی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے شایان اور میرال کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ اس گاڑی والے کے تیزی سے فرار ہو جانے پر شایان نے پلٹ کر میرال کو دیکھ اپنے کندھے اچکائے تھے۔ پھر اسکی طرف بڑھا تھا۔

"یہ پینٹنگ!" اس گاڑی کے اپنی نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد میرال بے یقینی سے اپنے سر کو پکڑتی بڑبڑائی تھی۔

"وہ جو کوئی بھی تھا بھاگ چکا ہے۔" شایان نے افسوس اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔ اس کی بات پر میرال کچھ نا بولی اور خاموشی سے بے یقین نظروں سے اسی جگہ کو دیکھتی

رہی جہاں سے ابھی وہ گاڑی والا بھاگا تھا جو اس کو شاید مار دینا چاہتا تھا۔شایان نے اس اجنبی لڑکی کو یوں ہی خاموش دیکھا تو اس کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے بولا۔

”ہیلو میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔آپ سن رہی ہیں مجھے؟“

”ہمہ ہاں بولیں کیا بول رہے ہیں آپ۔“میرال کسی ٹرانس سی کیفیت سے باہر نکلتی ہوئی بولی۔وہ اب تک بے یقینی کا شکار تھی۔اسے واقعی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ کے اس نے جو دیکھا کیا وہ سچ تھا یا صرف اس کی نظر کا دھوکا۔

”وہ گاڑی والا جا چکا ہے۔آپ ٹھیک تو ہیں؟اور وہ جو کوئی بھی تھا آپ کو کیوں مارنا چاہتا ہے؟“شایان نے نا سمجھی سے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔اسے واقعی افسوس ہوتا اگر وہ اسے بچا نا پاتا مگر شکر تھا اس لڑکی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا زیادہ اس نے دل میں سوچا۔

”پتا نہیں۔“میرال خود کو کمپوز کرتی ہوئی بولی۔پھر اس انجان شخص کو دیکھ کر دوبارہ بولی جو اس کے لیے اس کی زندگی کو بچانے کے لیے فرشتہ بن کر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپکا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بچا لیا۔ آپ نہیں ہوتے تو نجانے میں آج زندہ بھی ہوتی یا نہیں۔" میرال نے اس انجان شخص کو دیکھ کر دھیمے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب کوئی خوف کے آثار رونما نہیں تھے۔ وہ اب پر سکون ہو چکی تھی۔

"شکریہ کی کیا بات اگر آپ کی جگہ کوئی بھی ہوتا میں اس کی ایسے ہی مدد کرتا۔"۔ شایان نے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے سرسری انداز میں کہا جو دیکھنے میں ایک امیر گھرانے کی معلوم ہوتی تھی۔ اس سب افراتفری میں وہ اب اسکا سہی طرح جائزہ لے پایا تھا۔ اس کی بات پر میرال بس ہمہ ہی کہہ پائی۔ تبھی شایان بات کو جاری رکھتے ہوئے دوبارہ سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

''ویسے کیا آپ واقعی نہیں جانتیں وہ گاڑی والا آپ کو کیوں مارنا چاہتا تھا؟؟''

شایان اپنے پروفیشن کی وجہ سے مجبور ہو کر پھر سے سوال کر گیا۔

''نہیں میں واقعی نہیں جانتی۔اور آپ کو کیا لگتا ہے میں جھوٹ بولوں گی آپ سے۔''میرال اس کے پھر سے دہرائے گئے سوال پر زچ ہوتے ہوئے قدرے سختی سے بولی۔کیونکہ وہ ابھی کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

''ارے نہیں میں بس پوچھ رہا تھا۔آپ غصہ نا کریں چل کریں۔''شایان اس کے سختی سے کہنے پر الٹا دھیما سا مسکراتا ہوا بولا۔کیونکہ شاید وہ ابھی والی اس کی کنڈیشن کو سمجھ رہا تھا۔پھر اس کے سر پر لگی چوٹ کر دیکھ کر بولا۔

''آپ کے سر پر چوٹ لگی ہے میری گاڑی میں بینڈج باکس رکھا ہوا ہے آپ بینڈج کر لیں۔ پھر مجھے اپنا ایڈریس بتا دیں میں آپ کو وہیں چھوڑ دونگا۔'' شایان اسے گھر چھوڑنے کی پیشکش کرتے ہوئے بولا۔ کیونکہ اسے اس لڑکی کی گاڑی بھی کہیں دیکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اور نا وہ اب اس لڑکی کو یہاں اکیلا چھوڑ کر جا سکتا تھا اس صورت میں کہ اس پر ابھی ابھی کچھ دیر پہلے حملہ ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے شکریہ۔'' وہ منع کرنا چاہتی تھی۔ پر ابھی اس کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔ اور اس شخص پر تو وہ اعتبار کر سکتی تھی۔ جس نے ابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی جان بچائی تھی۔ اس کی بات پر شایان نے اسے اپنی گاڑی کی طرف چلنے کا کہا جس پر وہ دونوں شایان کی گاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی ابھی شایان نے گاڑی اسٹارٹ بھی نہیں کی تھی۔ کہ میرال کچھ سوچتی ہوئی اسے بولی۔

www.novelsclubb.com

''اور سوری میں نے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ سے سختی سے بات کی اس کے لیے۔میں واقع بہت زیادہ پریشان تھی اس لیے بس۔''میرال شرمندگی سے اپنی بات کہتی ہوئی بات کو ادھورا چھوڑ گئی۔کیونکہ اسے واقعی گلٹ ہو رہا تھا کہ وہ اس شخص کو ایسے کیسے سختی سے جواب دے سکتی تھی جبکہ اس اجنبی شخص نے تو اس کی جان بچائی تھی۔

''اٹس اوکے۔ہو جاتا ہے ایسا۔''شایان بات کو ختم کرتا مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

جنگلوں کے درمیان میں بنا وہ مینشن جس کی حالت بوسیدہ سی ہو رہی تھی۔اس مینشن کے اندر کی دیواروں کا پینٹ آپ کو جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا دیکھائی دے گا۔ پر معمول کے مطابق صفائی ہونے کی وجہ سے اس مینشن کی حالت قابل قبول تھی۔ تبھی اس مینشن کے سیٹنگ ایریا میں ایک شخص آپ کو ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ہوا دیکھائی دے گا۔ہاتھ میں سگریٹ پکڑے ناجانے وہ کونسی ایسی سوچ میں غرق تھا۔کہ آس پاس آئے نئے ملازم کی کاروائیوں سے یکسر ہی غافل تھا۔ابھی اسے بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔کہ ایک زوردار آواز کے ساتھ ایک دروازہ کھلا اور اس دروازے کی کھلنے کی آواز پر صوفے پر بیٹھے شخص کے وجود میں کچھ حرکت پیدا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اور اس نے ہلکا سا ترچھا ہو کر اپنے پیچھے کی جانب پلٹ کر دیکھا جہاں وہ نیا ملازم اس بند کمرے کو کھول کر اندر بڑھ چکا تھا۔اس ملازم کو اندر اس بند کمرے کی جانب

بڑھتے ہوئے دیکھ جواب کھلا ہوا تھا وہ بے اختیار جھٹکے سے کھڑا ہوتا ہوا ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ کو ایک پھینکتا ہوا اس کمرے کی سمت بڑھا۔ابھی وہ اندر کمرے کی جانب بڑھتا کہ وہ ملازم جو اس نے آج ہی رکھا تھا۔ہاپتہ کانپتا باہر کی جانب بھاگتے ہوئے آیا اور آتے ساتھ ہی بلند آواز میں چیخنے لگا۔

”خو خون خون ہے اس کمرے میں صاحب!“ وہ ملازم ڈرا سہما سا باہر آ کر قدرے تیزی سے چیختے ہوئے بولا۔اس کی حالت بالکل ایسی ہو رہی تھی کہ جیسے نجانے اس نے کیا دیکھ لیا ہو۔

”چپ ایک دم چپ! آواز نا آئے اب تمھاری ورنہ زبان کھینچ لونگا۔“ وہ سوٹ بوٹ والا شخص غصے سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے قدرے سختی سے بولا تھا۔پھر آگے بڑھتے ہوئے ایک نظر کرب سے اس کمرے کو دیکھتے ہوئے اس کمرے پر پھر سے تالا ڈالنے لگا تھا جو اس نئے آئے ملازم سے کھول دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اس کے اس حد تک غصے کے درجے پر مقابل کھڑا ملازم کو تو گویا جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔اور وہ کچھ بھی بولنے سے انکاری ہو گیا پھر تھوڑی ہی دیر ایسے گزرنے کے بعد کچھ ہمت جمع کرتا ہوا۔اس سوٹ بوٹ والے کی کارروائی کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے گویا ہوا۔

"وہ صاحب اس کمرے کو دیکھ کر ہم ڈر گیا تھا تھوڑا۔"

"ضرورت کیا تھی اسے کھولنے کی۔ کہاں تھا نہ اس کمرے کو ہاتھ مت لگانا۔ پھر کیوں لگایا؟" وہ شخص کمرے کو تالا ڈالتا ہوا قدرے دھیما پڑا تھا۔

"وہ صاحب ہم تو بس صفائی کی نیت سے کھولا تھا۔ ہم کو کیا پتا تھا کہ وہاں خون جیسا۔۔۔" وہ ملازم اپنی بات کہتے ساتھ ہی بات کو ادھورا چھوڑ چکا تھا۔ کیونکہ اس کی بات پر اس سوٹ بوٹ والے شخص نے ایک خونخوار گھوری سے اسے نوازہ تھا۔اس کی گھورنے پر وہ ملازم خاموش ہو کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھنے لگا اسے ڈر تھا کہ اس کی فرفر بھاگنے والی زبان اسے ضرور ہی ایک دن مروائے گی۔

”معذرت صاحب ہم آئندہ اس کمرے کو نہیں کھولے گا۔ آپ جیسا کہے گا ہم ویسا ہی کرے گا۔“ وہ ملازم گلے میں اٹکے ایک خوف کے گولے اپنے گلے سے نیچے اتارتے ہوئے بولا۔ جو اس شخص کی گھوری کی وجہ سے اس کے گلے میں اٹکا تھا۔ اس کے لہجے میں واضح طور پر گھبراہٹ تھی۔

”نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس دو چار دن کی بات اور ہے۔ پھر اس گھر کا برسوں پرانا ملازم واپس آجائے گا۔ پھر تمھاری کوئی ضرورت نہیں رہے گی یہاں۔“ وہ سوٹ بوٹ والا شخص ایک نظر اس ملازم کو دیکھتے ہوئے بولا۔ پھر واپس سے اس سیٹنگ ایریا کی جانب بڑھتے ہوئے واپس سے اس صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔ جس پر وہ کچھ دیر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پر صاحب ہم یہاں کا دھیان اچھے سے رکھے گا۔ آپ یقین تو کرو۔" وہ ملازم اس کی جانب بڑھ کر بولا۔ اسے اپنی نوکری خطرے میں دیکھائی دے رہی تھی۔

"کہا نا بس چند دن اور یہاں کا دھیان رکھنا ہے تمھیں پھر اس کے بعد تم جہاں مرضی چاہے کام کرنا۔" وہ شخص اپنی بات پر قائم رہے بولا۔ اس کی بات پر وہ ملازم آگے کچھ بول نہیں سکا۔ اسے افسوس ہو رہا تھا اپنی اس کمرے کھولنے کی غلطی پر جس کی وجہ سے اب وہ یہاں مستقل طور پر کام نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

اسلام آباد کی سنسان سڑکوں پر اس وقت آپ کو کافی خاموشی سی محسوس ہو گی۔ کیونکہ آس پاس کے ماحول میں اس وقت ہر طرف خاموشی کا ہی راج تھا۔ اسلام آباد گنجان علاقے کی اس سنسان سڑک پر آپ کو بامشکل ہی کسی قسم کا شور سنائی دے گا کیونکہ رات کے اس وقت وہاں کوئی بھی نفس موجود نہیں تھا سوائے ایک نفس کے۔ ہاں ایک نفس جو اپنی گاڑی میں بیٹھا اپنے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی انتہا کی کوششوں پر تھا۔ کبھی وہ کالی گاڑی میں جس کے پیچھے ایک پینٹنگ رکھی ہوئی تھی اس کے اسٹیر نگ پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے اپنے غصے تو ٹھنڈا کرتا تو کبھی دوسرے ہاتھ میں جلتی سگریٹ کے کش ہوا میں اڑاتا۔ پر اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کے اس گنجان علاقے میں موجود اس سنسان سڑک پر کھڑی گاڑی جس کے اندر ایک وجود بیٹھا ہوا جو اپنا غصے کو کنڑول کرنے میں لگا ہوا تھا۔ پر سگریٹ کے اتنے کش لینے کے بعد بھی جب اسکا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ ایک دم سے گاڑی کا

دروازہ کھولتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔اور سگریٹ کو زور سے اپنے پیر سے مسلتے ہوئے وہ بلند آواز میں قدرے تیزی سے چیخا تھا۔وہ سگریٹ کو اس طرح سے مسل رہا تھا جیسے اس کے نیچے وہ انسان ہو جس کو وہ مار دینا چاہتا تھا۔

"کیوں؟! آخر کیوں بچ گئی تم مجھ سے میرال۔آخر کیوں میں آج تمھارا قصہ ختم نہیں کر پایا۔تم میرے لیے محظ ایک پریشانی ہو۔" وہ شخص بے قابو ہوتے ہوئے غصے سے قدرے بلند آواز میں چیخا تھا۔اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ اس سنسان سڑک پر گونجی تھی۔پھر چند ہی پل بعد اپنے دماغ میں ایک اور پلین ترتیب دینے کے بعد وہ خود کو پر سکون کرتا ہوا۔قدرے سختی سے کچھ بولتا وہ ہنسنے لگا تھا۔

"ہار جانا مجھے پسند نہیں۔اور نا ہی قبول ہے۔پہلے بھی میں ہی جیتا تھا اور اب بھی جیت میری ہو گی۔میری ہو گی۔" یہ کہتے ہوئے اس شخص کے چہرے کے تاثرات غصے کے بجائے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔اور مسکراتے مسکراتے وہ زور زور سے

www.novelsclubb.com

ہنسنے لگا تھا۔ وہ اس اس قدر بھیانک ہنسی ہنس رہا تھا کہ درختوں پر بیٹھے پرندے بھی اس کی زہریلی ہنسی دیکھ کر خوف سے اپنے اپنے گھونسلوں میں چھپ گئے تھے۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے آخری پہر تک جب نیند اس پر ہاوی نہیں ہوئی تھی۔ تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر نیچے ہال سے ہوتی ہوئی گارڈن کے پچھلے حصے میں چلی آئی تھی۔ گرے ٹراؤزر پر نیوی بلیو رنگ کی ٹی شرٹ پہنے وہ ننگے پاؤں گارڈن کی ٹھنڈی

گھاس پر چلتی ہوئی آج ہوئے سارے واقعے کو سوچ رہی تھی۔اس کے جسم میں ابھی بھی ہلکا ہلکا سا خوف دیکھائی دے دے رہا تھا۔بظاہر تو وہ ٹھیک تھی پر اندر کہیں یہ خوف اسے خوف زدہ کر رہا تھا کے اگر وہ انجان شخص وہاں نہیں آتا تو اسے کون بچاتا۔کئی سارے سوال اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔

اس کے دماغ میں بہت سارے سوال تھے پر جواب اس کے پاس اپنے ایک بھی سوال کا نہیں تھا۔یہاں سے وہاں

ٹہلتے ہوئے اسے نجانے کتنا ہی وقت بیت گیا تھا۔ایک بات جو اس کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح برس برس کر اس کو بے چین کر رہی تھی وہ تھی اس حملہ کرنے والے کی کار کے پیچھے رکھی ہوئی پینٹنگ! وہ پینٹنگ جس کو وہ اتنی آسانی سے تو ہرگز بھول نہیں سکتی تھی۔کیونکہ آج ہی اس نے اس پینٹنگ کو دو بار دیکھا تھا ایک ایگزیبیشن میں اور دوسری دفعہ اس حملہ کرنے والی کی گاڑی میں۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا حملہ کرنے والا اس ایگزبیشن میں ہی موجود لوگوں میں سے تھا؟" میرال نے الجھتے ذہن کے ساتھ بلا آخر ساری باتوں کو ترتیب دیتے ہوئے خود سے کہا۔

پھر اپنے ہاتھ سے ماتھے کو مسلتے ہوئے وہ کافی دیر ایک ہی پوزیشن میں کھڑے رہنے کے بعد اس گارڈن میں رکھی ایک کرسی پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔ اب اس کی سیاہ آنکھیں آسمان پر موجود بادلوں کی اوٹ میں چھپے چاند کو دیکھ رہی تھیں۔ آج شام سے ہی چاند بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ کافی دیر ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ کچھ سوچ کر وہاں سے کھڑی ہوتی ہوئی نیچے کی منزل سے ہوتی ہوئی جو اس وقت رات کی وجہ سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی وہ اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔

اور پھر تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی وہ خود کو ان سوچوں سے آزاد کرنے کے لیے اپنے کمرے میں موجود کینوس کی جانب چلی آئی تھی۔ کیونکہ نیند میں اسے وہ خواب آنے تھے۔ اور ایسے ہی جاگتے رہنے کی وجہ سے وہ بے چین ہوتی رہے گی اس لیے اب اس کے ہاتھ اپنے سامنے رکھے کینوس پر چل رہے تھے۔ پینٹنگ کرنا

www.novelsclubb.com

صرف اسکا جنون ہی نہیں تھا بلکہ یہ رنگ تو اس کی ذات کو سکون پہچاتے تھے اور ابھی بھی وہ پینٹنگ کر کے ان سوچوں سے خود کو نکالنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

صبح کا سورج نکلے بھی کافی دیر بیت گئی تھی پر آج موسم میں خاصی تازگی چھائی ہوئی تھی۔شاید صبح سے ہی بادلوں نے آج سورج کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا تبھی آج اسلام آباد میں گرمی کا زور جیسے بالکل ٹوٹ ہی گیا تھا۔اور موسم خوشگوار سا معلوم ہو رہا تھا۔جیسے آج کا دن تو اسلام آباد والوں کے لیے خاصہ خوشگوار ہونے والا تھا کیونکہ ایک موسم اتنا خوبصورت ہو رہا تھا وہی دوسری جانب آج اتوار کا دن تھا۔

اسلام آباد کے موسم سے نظر ہٹا کر آپ کچھ پل کو اسلام آباد کی سڑکوں سے ہوتے ہوئے اگر اس سیاہ اور سفید رنگ سے بنے مصطفیٰ مینشن پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو وہاں ملازم اپنے اپنے کام بخوبی کرتے ہوئے دیکھائی دیں گے۔نیچے کی منزل سے ہوتی ہوئے ایک نظر اوپری منزل پر بنے آریان کے کمرے میں نگاہ ڈالیں تو آپ کو وہ آئینہ کے سامنے کھڑا نظر آئے گا۔اور اس سے چند ہی قدم کی دوری پر سائیں بابا کچھ غور و فکر میں غرق دیکھائی دے گے۔

www.novelsclubb.com

سیاہ رنگ کا پینٹ کوٹ پہنے ہوئے اپنی تیاری کا مکمل جائزہ لیتا وہ آئینہ کے سامنے کھڑے اپنے سامنے رکھے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے پرفیوم کی بوتلوں میں سے ایک بوتل کو اٹھا کر خود پر چھڑکنے لگا۔ تبھی اتفاق سے اس کی نظر غیر ارادی طور پر آئینہ سے ہوتے ہوئے اپنے سے چند قدم کی دوری پر سائیں بابا پر پڑی۔ جو اسے کسی سوچ میں ڈوبے دیکھائی دیے۔ وہ اکثر اس کے کپڑے اور باقی سامان نکالا کرتے تھے۔ تبھی اس کے تیار ہونے کے وقت وہ اس کے کمرے میں ہی موجود رہتے تھے۔ تاکہ اسے جس چیز کی ضرورت ہو وہ اسے فوری طور پر دے دیں۔

جبکہ وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔ اور اس نے ان کو کئی دفعہ منع بھی کیا تھا۔ پر شاید جیسے انھیں اس کے کام کرنا پسند تھا تبھی اس کے بار بار منع کرنے کے باوجود بھی وہ اس کے کپڑے نکالنے کے بعد وہی کھڑے رہتے تھے۔ اور ابھی وہ اس کے تیار ہونے پر اس کے کمرے میں ہی کھڑے ہوئے تھے۔ پر آج ان کے چہرے پر الجھن

www.novelsclubb.com

دیکھائی دی تھی آریان کو۔ تبھی وہ خود پر پرفیوم چھڑکتا ہوا آئینہ میں موجود سائیں بابا کے عکس کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

''کیا ہوا سائیں بابا کہیں کھوئے کھوئے سے لگ رہے ہیں۔ کیا ہوا کوئی بات کرنی ہے کیا؟''

''نہیں آریان بابا ایسا تو کچھ نہیں ہے۔ بس ایک سوال ہے میرے ذہن میں جو ہمیشہ مجھے پریشان رکھتا ہے۔ باقی تو اس کے علاوہ کوئی بھی بات نہیں ہے۔'' وہ اسے دیکھتے ہوئے قدرے جھجھکتے ہوئے بولے۔ ان کی بات پر آریان پرفیوم کو واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا ہوا ان کی جانب پلٹا۔ اور چند قدم کا فاصلہ عبور کرتے ہوئے پوچھ بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

''کیسا سوال؟'' آریان نے ناسمجھی سے انھیں دیکھ کر پوچھا۔ بھوری آنکھیں سامنے کھڑے اس بزرگ شخص پر ٹکی تھیں۔ جو اس کے لیے قابلِ احترام تھے۔

''کہ آپ کی الماری میں بس یہ ایک ہی رنگ کیوں ہوتا ہے ہمیشہ۔ کیا آپ کبھی کوئی دوسرا رنگ اپنے لیے کیوں نہیں خریدتے۔ آپ ہمیشہ سیاہ رنگ ہی کیوں پہنتے ہیں۔ کیا آپ کو یہ سیاہ رنگ اتنا ہی پسند ہے؟''ان کا اشارہ اس کے واڈروب میں موجود ان گنت سیاہ رنگوں سے بھرے کپڑوں کی طرف تھا۔

''جب انسان کی اپنی زندگی کسی ایک رنگ پر آکر اٹک جاتی ہے نا۔ تو اسے پھر اسی رنگ سے لگاؤ ہو جاتا ہے۔ جو اس کی اپنی زندگی میں گھل چکا ہوتا ہے۔''بیڈ کی طرف بڑھ کر وہ اپنا موبائل اور والٹ اُٹھاتے ہوئے سرسری انداز میں ان کی جانب دیکھے بغیر گویا ہوا۔

''پر آپ کی زندگی تو خوش حال ہے آریان بابا!! آپکے پاس تو سب کچھ موجود ہے۔ پھر آپکے دامن میں قدرت کے حسین رنگوں کو چھوڑ کر یہ سیاہی شدہ سیاہ رنگ

www.novelsclubb.com

کیسے آسکتا ہے۔'' سائیں بابا نے اس کے سرسری سے جواب دینے پر نا سمجھی سے سوال کیا۔ کیونکہ انھیں اس کی بات سن کر پوری بات جاننے کا تجسس ہورہا تھا۔

''سب کے پاس سب کچھ نہیں ہوتا۔ ہر انسان کسی نا کسی چیز کو لے کر خواہش مند ضرور رہتا ہے ہمیشہ۔ ویسے بھی اگر سب کو سب کچھ مل جائے گا۔ تو ہر شخص ہی خود کو اس دنیا کا بادشاہ تصور کرنے لگے گا جو کہ رب کائنات کے ہوتے ہوئے غلط ہے۔ کیونکہ انسان ادھورا ہے۔ کہیں نا کہیں وہ کسی چیز کے وہ ہمیشہ ادھورا رہتا ہے۔ کیونکہ مکمل صرف رب العالمین کی ذات ہے۔''

اس نے کہتے ساتھ ہاتھ میں پکڑے والٹ کو پینٹ کی جیب میں ڈالا اور موبائل کو کوٹ کی جیب میں ڈال کر سائڈ ٹیبل سے اپنا بریف کیس اٹھاتے ہوئے انھیں اللہ حافظ کہتا ہوا یہ سوچ کر باہر کی جانب بڑھ گیا کہ سائیں بابا کو ان کے سوال کا جواب دے چکا ہے وہ۔ جبکہ دوسری طرف سائیں بابا نے الجھن کا شکار ہوتے ہوئے۔ دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

’’کہ کیا اس قدر کامیاب بزنس مین ہونے کے باوجود بھی وہ ادھورا تھا۔اور اگر وہ واقعی ادھورا ہے تو ایسا کیا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔‘‘ پھر چند ہی پل بعد وہ دل کی اس سوچ پر سر جھٹک کر باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com